

1 عمومی جائزہ

معاشی ماحول میں نمایاں بہتری کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مالی سال 15ء میں زری پالیسی میں زری کا آغاز کیا جو مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی جاری رہی۔¹ اس پالیسی کو مالی سال 16ء میں نمو کو بڑھانے والے بجٹ سے تقویت ملی۔² علاوہ ازیں امن و امان کے حالات میں واضح بہتری، توانائی کے قدرے بہتر انتظام اور اجناس کی مسلسل کم عالمی قیمتوں نے معیشت کو اس قابل بنادیا ہے کہ وہ مستقبل میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے۔

اس بہتری کا اظہار پہلی سہ ماہی میں اہم معاشی اظہاریوں میں تبدیلی سے بھی ہوتا ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں تیزی نظر آ رہی ہے جس کی بڑی وجہ صنعتی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہے۔³ جاری کھاتے کا خسارہ کم ہوا اور وہ ترسیلات زر کی زیادہ مقدار کی وجہ سے آسانی پورا ہو گیا، ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے جو سات ماہ کے

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے		پہلی سہ ماہی - م 15ء	پہلی سہ ماہی - م 16ء
شرح نمو (فیصد)			
بڑے پیمانے کی اشیا سازی الف	2.6	3.9	
صارف اشیا یہ قیمت (مدتی اوسط) 1، الف	7.5	1.7	
محلی شعبے کا قرضہ 2، ب	1.3	-0.6	
زر کی رسد (زر 2) 2، ب	-0.1	1.1	
برآمدات الف	-10.4	-14.1	
درآمدات الف	11.6	-14.7	
ٹیکس حاصل (ارب روپے) ج	537.9	600.0	
شرح مبادلہ (+/- اضافہ) کی فیصد ب	-3.7	-2.6	
ملین امریکی ڈالر			
اسٹیٹ بینک کے سیل ذخائر (آخر مدت) ب	8,943	15,245	
کارکنوں کی ترسیلات زر ب	4,775	4,967	
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ب جاری کھاتے کا خسارہ ب	201	248	
	-1,631	-351	
جی ڈی پی کا فیصد			
مالیاتی توازن	-1.2	-1.1	
ع: عبوری تخمینہ			
1 سہ ماہی کے لیے صارف اشیا یہ قیمت کی اوسط سال بسال نمو ہے			
2 جون کے مقابلے میں ستمبر میں فیصد تبدیلی			
ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات، ب بینک دولت پاکستان، ج فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور وزارت خزانہ			

درآمدی بل⁴ کو پورا کرنے کے لیے کافی تھے، مالیاتی خسارہ کم ہوا اور ساتھ ہی اسٹیٹ بینک سے اس کی مالکاری میں بھی کمی آئی، اور مہنگائی کا رخ نیچے کی سمت رہا (جدول 1.1)۔

1 ستمبر 2015ء کے آخر تک پالیسی ریٹ 400 بی پی ایس کی ساٹھ مشروں کی پست ترین سطح 6.0 فیصد پر آ گیا۔ نومبر 2015ء کے زری پالیسی فیصلے میں کسی تبدیلی کے بغیر اسے برقرار رکھا گیا۔

2 بجٹ میں (چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت) انفراسٹرکچر منصوبوں پر خصوصی زور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں تیزی کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

3 م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں اضافے کو وسیع اہدیا دکھایا جاسکتا ہے کیونکہ غذا (بشمول خوردنی تیل اور مشروبات)، گاڑیوں، کھاد، ادویات، سینٹ اور کیکلز کے شعبوں میں م 15ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ نمو ہوئی۔

4 عموماً تین مہینے کی درآمدی کوریج کو ملک کے ذخائر کی موزونیت جانچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

معیشت میں اس پیش رفت کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے تاہم اس کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے بہت کچھ کرنا ضروری ہے۔ جو نکات باعث تشویش ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- اگرچہ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کا بجٹ خسارہ گزشتہ برس کی اسی مدت سے کم تھا تاہم ٹیکس مطلوبہ شرح سے نہیں بڑھ سکے۔ ترقیاتی اخراجات پر سمجھوتہ کیے بغیر مالیاتی خسارے کو ہدف کے اندر رکھنے کے لیے ٹیکس کے سلسلے میں کوششیں کئی گنا بڑھانی ہوں گی خصوصاً ٹیکسوں کی بنیاد میں توسیع اور موثر نفاذ کے ذریعے۔⁵

- خسارے میں چلنے والی پبلک سیکٹر انٹرپرائزز محدود مالیاتی وسائل پر بوجھ ہیں۔ ان پی ایس ایز کی نجکاری کا عمل ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ خدمات کا معیار بہتر بنانے اور سرکاری خزانے کے نقصانات میں کمی کے لیے اس عمل کو تیز کیا جانا چاہیے۔⁶

- کم ہوتی ہوئی برآمدات کی وجہ سے بیرونی شعبے کی مجموعی طور پر اچھی کارکردگی کو گہن لگتا رہا۔ خاص طور پر مسلسل تیسری سہ ماہی میں برآمدات میں سال بسال کمی درج کی گئی۔ زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ کمی کا بنیادی سبب برآمدی مقدار کی پست سطح تھی۔⁷

- برآمدات کے علاوہ بیرونی شعبے کی پائیداری میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا حصہ اور زیادہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت انفراسٹرکچر کے مختلف منصوبوں میں پیش رفت کی بنا پر چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے بڑھنے کا امکان ہے تاہم پاکستان کو برآمدی شعبوں میں بھی بیرونی سرمایہ کاری درکار ہے،⁸ اور

- حالیہ برسوں میں شدید موسمی حالات نے پاکستان کے شعبہ زراعت کے لیے خدشات میں اضافہ کر دیا ہے۔ م س 16ء میں بھی خریف کی فصلوں (کپاس اور چاول) کو شدید بارشوں سے نقصان پہنچا۔⁹

آخر میں یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام کا نواں جائزہ کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے اور کئی اہم اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں، جیسے قانون کے مطابق خود مختار زرعی پالیسی کمیٹی، کریڈٹ بیورو ریکارڈنگ وغیرہ۔ تاہم نجکاری پرست پیش رفت اور بجلی کے شعبے میں تقسیم اور ترسیل کے مسلسل نقصانات چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

⁵ ٹیکس کے حوالے سے حالیہ اقدامات کے نتیجے میں جولائی تا نومبر م س 16ء میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 16.8 فیصد کی سال بسال نمو دیکھی گئی۔

⁶ اب تک نجکاری کا عمل منافع بخش اداروں میں سرمایہ منڈی کے لین دین کے ذریعے حکومتی حصص کی فروخت تک محدود رہا ہے۔

⁷ عالمی صورت حال سے بھی بیرونی شعبے کے لیے خطرات پیدا ہوتے ہیں: کمزور بیرونی طلب پہلے ہی کم ہوتی ہوئی برآمدات کو مزید نقصان پہنچا سکتی ہے؛ اور امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے 2006ء کے بعد سے شرح سود میں اضافے کی شروعات سے کرنسی منڈیوں کے غیر متوازن ہونے کا خطرہ ہے۔

⁸ بیرونی سرمایہ کاری میں رکاوٹ بننے والے عوامل میں توانائی کے مسائل، کمزور بیرونی طلب، سیکورٹی خدشات اور غیر مربوط حکومتی پالیسیاں (جن کی نشاندہی اوور سیز انویسٹمنٹ پروجیکٹ جبر آف کامرس اینڈ سٹری بھی کاروباری اعتماد کے اشاریے کے تازہ ترین سروے میں کرچکا ہے) شامل ہیں۔

⁹ تاہم شعبہ زراعت کو اسٹیٹ بینک کی متعارف کردہ کراپ لون انشورنس اسکیم اور لائیو اسٹاک انشورنس اسکیم سے فائدہ ہوتا رہا۔ مزید یہ کہ کاشت کاروں کی مدد کے لیے کسان پیکیج کا اعلان بھی خوش آئند ہے۔

1.1 معاشی جائزہ

م 16ء کے لیے حکومت نے پچھلے سال کی نسبت تینوں معاشی شعبوں میں بہتر کارکردگی کی توقع کرتے ہوئے 5.5 فیصد جی ڈی پی نمو کا ہدف طے کیا تھا۔ ابتدائی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ زرعی مصنوعات کی کم قیمتوں اور ناسازگار موسمی حالات کی بنا پر خریف کی اہم فصلوں کو نقصان ہوا۔¹⁰ کپاس اور چاول کی پیداوار کے ابتدائی تخمینے نہ صرف اپنے اپنے اہداف سے کافی نیچے ہیں بلکہ گذشتہ سال کی سطح سے کی بھی ظاہر کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جولائی 2015ء میں موسلا دھار بارشوں میں چاول اور کپاس کی فصلوں کا بڑا علاقہ زیر آب آگیا جس سے اوسط یافت کم ہوگئی۔ اس کے بعد کے دور میں موسم کی نمی کی وجہ سے کپاس کی فصل کو بھی کیڑوں اور وائرس کے حملوں سے نقصان ہوا۔

م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صنعتی سرگرمی میں تیزی آئی اور بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں 3.9 فیصد کی نمودار جی ڈی پی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں یہ نمو 2.6 فیصد تھی۔ اس بہتری کے اسباب یہ تھے: (i) صنعتی خام مال کی بین الاقوامی نیز ملکی قیمتوں کا مسلسل کم رہنا، (ii) توانائی کا بہتر انتظام، خصوصاً کھاد کے پلانٹس کو گیس کی فراہمی، (iii) سینٹ اور فولاد جیسے تعمیراتی سامان کی مستحکم طلب، اور (iv) گاڑیوں کی مالکاری میں تیزی جس سے گاڑیوں کی پیداوار میں نمو بڑھ گئی۔ صنعتی شعبے کی بھرپور مجموعی معاشی سرگرمی کے لیے نیک شگون ہے کیونکہ اس سے معیشت کے دوسرے شعبے بھی جڑے ہوئے ہیں۔

خدمات کے شعبے کی کارکردگی میں ابھی تک بہتری کی واضح علامات ظاہر نہیں ہوئیں۔ بینکاری شعبے کی مضبوط منافع آوری اور نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں نمایاں بہتری کلیدی مثبت عناصر ہیں تاہم تھوک اور خردہ تجارت (جو شعبہ خدمات کا سب سے بڑا جز ہے) کی صورت حال واضح نہیں۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے کو جانچنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ خریف کی فصلوں کو ہونے والا نقصان اس ذیلی شعبے میں قدر اضافی کو کم کر دے گا جبکہ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی بہتر کارکردگی تھوک اور خردہ تجارت کے لیے مثبت ہے۔

شعبہ خدمات کو درآمدی مقدار میں اضافے سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ م 16ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی درآمدات 14.7 فیصد کم ہو گئیں تاہم اس کی بڑی وجہ کم اکائی نرخ تھے جس سے درآمدی مقدار میں تھوڑا اضافہ پس منظر میں چلا گیا۔ م 16ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدات میں بھی 14.1 فیصد کمی آئی جبکہ م 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 10.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ درآمدات کے برخلاف برآمدات کی کمی کا سبب مقدار اور نرخ دونوں تھے۔ درحقیقت مقداری اثر غالب تھا اور سہ ماہی کے دوران بیشتر اشیا کی طلب میں کمی درج کی گئی۔¹¹

اگرچہ درآمدات اور برآمدات دونوں میں کمی دیکھی گئی تاہم درآمدات کی کمی زیادہ نمایاں تھی جس سے م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ 22.4 فیصد کم ہو گیا۔ اس کے ہمراہ ترسیلات زر میں تھوڑے اضافے اور اتحادی سپورٹ فنڈ کے تسلسل نے جاری کھاتے کے خسارے

¹⁰ گذشتہ موسم میں کپاس اور چاول کی کم قیمتیں ان فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی کی بڑی وجہ معلوم ہوتی ہیں۔ لگتا ہے کہ بعض کاشت کاروں نے اپنی زمین دیگر فصلوں مثلاً موسم بہار کی مکئی، چارے اور سبزیوں وغیرہ کے لیے استعمال کی۔ اس تبدیلی سے کپاس اور چاول کی بنا پر فصلوں کے شعبے کو ہونے والے مجموعی قدر اضافی کے نقصان کی کچھ نہ کچھ عافی ہو سکتی ہے۔

¹¹ سوئی لمبوسات، نیچے اور چادر، یڈی میڈ گاؤں، پھلوں، چمڑے اور چرمی مصنوعات کا برآمدی حجم سہ ماہی کے دوران کم ہوا۔

میں خاصی کمی کردی۔¹² م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ صرف 10.35 ارب ڈالر تھا جبکہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.6 ارب ڈالر رہا تھا۔ یہ کم خسارہ یورو بانڈ کے اجرا سے آنے والی رقوم،¹³ حکومت کے کرنشل قرضوں اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (جو تاحال بہت کم ہے) میں اضافے سے بآسانی پورا ہو گیا۔¹⁴ بیرونی شعبے کو آئی ایم ایف پروگرام کی آٹھویں قسط کے اجرا سے بھی فائدہ پہنچا۔ نتیجتاً زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر 1.4 ارب ڈالر کے اضافے سے پہلی سہ ماہی کے آخر تک 20.1 ارب ڈالر کی بلند ترین تاریخی سطح تک پہنچ گئے۔ اس سے ملک کا سات ماہ کا درآمدی بل بآسانی ادا کیا جاسکتا تھا۔

یہ بات دلچسپ ہے کہ سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے ساتھ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 2.6 فیصد کمی ہوئی۔ یہ کمی اگست 2015ء میں مرکز رہی جو ایشیائی اسٹاک میں بلجبل کے سلسلے کی کڑی تھی جس کے باعث کرنی مارکیٹوں نے پاکستانی روپے پر دباؤ ڈالا۔¹⁵ اگست کے اوائل میں چینی یوآن کی قیمت 2.7 فیصد کم ہو گئی جس کے بعد ایشیائی خطے میں دیگر کرنسیوں کی قدر میں کمی آئی۔¹⁶

پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ نے، جس سے کاروباری اداروں کی گرانے کی توقعات منسلک ہوتی ہیں اور جو درآمد شدہ اشیا کی ملکی قیمتوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے، گرانے میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالا۔ تاہم یہ اثر سہ ماہی کے دوران اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کی ملکی صارفین کو ہموار منتقلی کی بنا پر زائل ہو گیا۔¹⁷ مجموعی طور پر اوسط گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.7 فیصد کمی جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 7.5 فیصد رہی تھی۔

اجناس (خصوصاً کپاس اور چاول) کی کم قیمتوں نے بھی جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کم کر کے قرضے کے بہاؤ پر اثر ڈالا۔ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کو قرضہ 125.4 ارب روپے کم ہو گیا جبکہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 147.0 ارب روپے کی خالص توسیع ہوئی تھی۔ ان اعداد و شمار کو صحیح تناظر میں دیکھنے کے لیے ان امور پر غور کرنا ضروری ہے: (الف) م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اوسط مجموعی تقسیم پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھی، (ب) سہ ماہی کے دوران طویل مدت قرضوں (معیہ سرمایہ کاری قرضوں) میں 127.0 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا جبکہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 127.4 ارب روپے

¹² م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر میں صرف 4 فیصد نمو ہوئی جبکہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 22 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ بڑی کمی موسمی اثرات سے منسوب کی گئی۔ اسی طرح م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 713 ملین ڈالر کی رقم اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں وصول ہوئی۔ تفصیلات کے لیے بیرونی شعبے پر پانچواں باب دیکھیے۔

¹³ عالمی منڈی سے استفادہ کرتے ہوئے حکومت نے ستمبر 2015ء کے آخری ہفتے میں 8.25 فیصد (سالانہ) کی لاگت پر 10 سالہ عرصیت کے بانڈ جاری کیے۔ بانڈ میں ہدف سے زائد پیشکشیں موصول ہوئیں اور مختلف خطوں کے اعلیٰ درجے کے سرمایہ کاروں نے ان بانڈز کو خریدنا۔ خصوصاً شمالی امریکہ کی سبسکریپشن 38 فیصد، برطانیہ سے 38 فیصد، 12 فیصد یورپ اور 12 فیصد ایشیا سے رہی۔

¹⁴ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 47 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ آخر ستمبر 2015ء تک بڑھ کر 248 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس اضافے کا سبب چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت کونسلے سے چلنے والے بجلی گھر کے منصوبوں میں چین سے آنے والی رقوم تھیں۔ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں چین سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مدد میں آنے والی رقوم 186 ملین ڈالر تھیں جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 2.2 ملین ڈالر کی معمولی رقم موصول ہوئی تھی۔

¹⁵ پاکستانی روپیہ 20 اگست 2015ء کو 101.9 فی ڈالر سے 26 اگست 2015ء کو 104.1 فی ڈالر ہو گیا۔

¹⁶ مثال کے طور پر بیت نام، تائیوان اور بھارت کی کرنسیوں میں بالترتیب 1.6، 3.1 اور 2.2 فیصد کمی ہوئی۔

¹⁷ تاہم اکتوبر اور نومبر 2015ء میں گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھی تھی۔

کی خالص کی ہوئی تھی، اور (ج) پچھلے سال قرضے بڑھنا ایک استثناء تھا کیونکہ پاکستان کے قرضہ چکر میں سال کی پہلی سہ ماہی عموماً قرضوں کی واپسی کا زمانہ ہوتا ہے۔¹⁸

ایم ٹیو میں نئی شعبے کے قرضے کی خالص واپسی کی بنا پر جو کی ہوئی تھی وہ بینکاری نظام سے حکومتی قرض اور بیرون ملک سے رقوم کی زیادہ آمد کی وجہ سے زائل ہو گئی۔ بیرونی کھاتوں میں نمایاں بہتری کا نتیجہ بینکاری شعبے کے خالص بیرونی اثاثوں میں یکدم اضافے کی صورت میں نکلا۔ نتیجے کے طور پر م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں زرو وسیع 1.1 فیصد بڑھ گیا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 0.1 فیصد کی کمی ہوئی تھی۔

زری شعبے میں ایک اور اہم پیش رفت اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخال میں اضافہ تھا تا کہ بین الینک شینہ ریپوریٹ پالیسی ریٹ کے قریب رہے۔ بازار زر کے سودوں کا حجم ستمبر 2015ء کے آخری ہفتے میں نقطہ عروج پر پہنچ کر 1374.0 ارب روپے ہو گیا۔ تاہم ان ادخالات کا توسیعی اثر اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض کی خالص واپسی کی بنا پر زیادہ تر زائل ہو گیا۔ حکومت نے م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کو 304.4 ارب روپے واپس کیے جو گذشتہ سال واپس کی گئی رقم 7.8 گنا تھے۔¹⁹ نتیجتاً حکومت اسٹیٹ بینک سے بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے ستمبر 2015ء کے آئی ایم ایف کے ہدف اور ایس بی پی ایکٹ میں مقررہ صفر میزانیہ قرض گیری کی سہ ماہی حد کے اندر رکھنے میں کامیاب رہی۔

تاہم اسٹیٹ بینک کو حکومت کی جانب سے خالص واپسی زیادہ تر کرنشل بینکوں سے قرض لے کر کی گئی جو م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 443.8 ارب روپے تھا جبکہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 178.9 ارب روپے قرض لیا گیا تھا۔ اس کے باوجود م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بینکاری نظام سے حکومتی قرض کی مجموعی رقم پچھلے سال جتنی ہی رہی۔ حکومتی قرض گیری میں یہ تحدید مالیاتی کھاتوں میں بہتری کی آئینہ دار ہے۔

م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بجٹ خسارہ جی ڈی پی کا 1.1 فیصد تھا جبکہ پچھلے برس 1.2 فیصد رہا تھا۔ یہ بہتری زیادہ تر جاریہ اخراجات کی رفتار میں کمی سے منسوب کی گئی۔ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی مالیاتی خرچ 7.2 فیصد بڑھ گیا جو گذشتہ سال کی اسی سہ ماہی کے 12.7 فیصد سے کافی کم تھا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اس سست رفتاری کی تمام توجہ وفاقی حکومت کے جاریہ اخراجات کا سخت انضباط تھا جبکہ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں ترقیاتی اخراجات میں 50.0 فیصد سے زائد کا اضافہ دیکھا گیا۔ اگرچہ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی محاصل 11.6 فیصد بڑھ گئے جو م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے 1.2 فیصد سے زیادہ مگر م س 16ء کے مالیاتی خسارے کو ہدف کے مطابق رکھنے کے لیے مطلوبہ سطح سے کم تھے۔

مذکورہ بالا معاشی حالات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں زری نرمی جاری رکھی۔ پالیسی ریٹ ستمبر 2015ء میں 50 بی پی ایس کم کر کے کئی عشروں کی پست ترین سطح 6.0 فیصد تک لایا گیا۔ زری نرمی اور ترقیاتی اخراجات میں بھاری اضافے سے بھرپور معاشی سرگرمیوں کے لیے راہ ہموار ہو گئی۔

¹⁸ یاد رہے کہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں قرض کی توسیع کا بنیادی سبب تجارتی مالکاری تھی جو واضح موسمی رجحان پر عمل پیرا نہیں ہوتی۔ سہ ماہی کے دوران درآمدی مالکاری میں 49.5 ارب روپے کا بھاری اضافہ ہوا جس کا سبب کھاد، اساسی دھاتوں، پٹرولیم مصنوعات اور خوردنی تیل کی غیر معمولی طور پر بلند درآمدات تھیں۔
¹⁹ جون 2014ء سے ستمبر 2015ء کے درمیان حکومت نے اسٹیٹ بینک کو 738.6 ارب روپے واپس کیے۔

جدول 1.2: اہم معاشی اہداف اور پیش گوئیاں			
م 16ء		م 15ء	
تخمینہ ²	ہدف ¹	فیصد نمو	
4.0 – 5.0	5.5	4.2 ⁴	حقیقی جی ڈی پی صارف اشاریہ قیمت (اوسط)
3.5 – 4.5	6.0	4.5 ⁴	
ارب امریکی ڈالر			
19.0 – 20.0	19.0	18.7 ²	ترسیلات زر
22.9 – 23.4	25.5	24.1 ²	برآمدات (ایف او بی)
40.0 – 41.0	43.3	41.1 ²	درآمدات (ایف او بی)
جی ڈی پی فیصد			
4.0 – 5.0	4.3 ³	5.3 ³	مالیاتی خسارہ
0.5 – 1.5	1.0	1.0 ²	جاری کھاتے کا خسارہ

اخذ :

- منصوبہ بندی کمیشن
- بینک دولت پاکستان
- وزارت خزانہ
- پاکستان فنانس ریٹ

ماخذ:

- 1 منصوبہ بندی کمیشن
- 2 بینک دولت پاکستان
- 3 وزارت خزانہ
- 4 پاکستان فنانس ریٹ

1.2 مالی سال 16ء کے امکانات

امریکہ کی جانب سے شرح سود میں اضافے اور چین کی معیشت میں سست رفتاری کے باوجود پاکستان کے بیرونی شعبے میں اس سال مثبت تبدیلی کی توقع ہے۔ حالیہ مہینوں میں اجناس کی قیمتوں میں نمایاں کمی سے تجارتی خسارے کو فائدہ ہونے کا امکان ہے۔²⁰ مزید برآں، وافر رسد، اشیاء کے کافی ذخائر اور (خصوصاً صنعتی خام مال کی) کمزور طلب کی بنا پر یہ قیمتیں کم رہنے کا امکان ہے۔²¹

اس کے نتیجے میں نسبتاً کم تجارتی خسارہ کارکنوں کی ترسیلات زر اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی متوقع آمد سے بڑی حد تک پورا ہو جائے گا۔ اگرچہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے کی رفتار (پچھلے سال کے

مقابلے میں) معتدل رہنے کا امکان ہے، تاہم ہمیں توقع ہے کہ ترسیلات زر سال کے ہدف سے آسانی تجاویز کر جائیں گی۔ اس کے ساتھ بار برداری کے کم چارجز سے جاری کھاتے کے خسارے کو جی ڈی پی کے 1.0 فیصد کے قریب رکھنے میں مدد ملے گی (جدول 1.2)۔ چین سے منصوبہ جاتی قرضوں اور بین الاقوامی مالی اداروں کی جانب سے زیادہ رقوم کی متوقع آمد کی بنا پر اس خسارے کو پورا کرنا مسئلہ نہیں ہوگا۔

م 16ء کے پہلے چار ماہ میں قرض کی تقسیم بجٹ میں مندرجہ آنے والی رقم کا 21.6 فیصد قسیمی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بقیہ سال کے دوران زیادہ رقوم آئیں گی۔ ان رقوم کی آمد سال کی دوسری ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی واپسی کے موقع پر ہوگی کیونکہ (م 06ء میں جاری کردہ) دس سالہ یورو بانڈ کی تکمیل میعاد سال کی دوسری ششماہی میں ہوگی۔ توقع ہے کہ ان قرضوں کی آمد سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر مناسب سطح پر رہیں گے۔ تاہم غیر قرضہ جاتی رقوم (خصوصاً برآمدات اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری) چیلنج بنی رہے گی۔²²

اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی ملک کے اندر گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کو نیچے رکھے گی تاہم کچھ عوامل مہنگائی میں اضافے کے خطرات کا باعث بن سکتے ہیں: (الف) توانائی (بجلی اور گیس) کی ملکی قیمتوں میں اضافہ، (ب) آخر جون 2015ء سے 21 دسمبر 2015ء تک ڈالر

²⁰ تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان جو بین الاقوامی اجناس درآمد کرتا ہے (تیل، دھاتیں، خوردنی تیل اور کھاد) ان کی قیمتیں ہماری قابل برآمدات (کپاس اور چاول) کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے کم ہوئی ہیں۔

²¹ تفصیلات کے لیے دیکھیے اکتوبر 2015ء کا عالمی بینک کا 'کوڈ پیٹی مارکیٹ آؤٹ لک'۔

²² پاکستان کی برآمدات میں جولائی تا نومبر م 16ء کے دوران 10.7 فیصد سال ب سال کمی ہوئی۔ جہاں تک بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا تعلق ہے، جولائی تا نومبر م 16ء میں اس مد کے تحت 540 ملین ڈالر آئے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 498 ملین ڈالر آئے تھے۔

کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 2.8 فیصد کمی، (ج) ٹیکس محاصل میں کمی کو پورا کرنے کے لیے اضافی ٹیکسیشن اقدامات،²³ اور (د) زر وسیع کی رسد میں متوقع بلند نمو جو معیشت میں مجموعی طلب کو تحریک دے کر مہنگائی میں اضافہ کر سکتی ہے۔ نومبر 2015ء میں کیے جانے والے تازہ ترین اعتماد صارف سروے سے گرائی کی توقعات میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تاہم اس ممکنہ دباؤ کے باوجود ہمیں توقع ہے کہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ماس 16ء میں 6 فیصد کے ہدف سے کافی نیچے رہے گی۔

حقیقی پیداوار کے شعبے میں چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت منصوبوں میں پیش رفت کی بنا پر تعمیرات اور منسلکہ صنعتوں میں تیزی کی توقع ہے۔ ماس 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں پہلے ہی نمایاں اضافہ درج کیا گیا ہے جو ان عوامل کی بنا پر مزید مستحکم ہونے کی توقع ہے: (i) امن و امان کے حالات میں واضح بہتری، (ii) بجلی اور گیس کی بہتر دستیابی، (iii) صنعتی خام مال کی کم لاگت، اور (iv) تاریخ کی پست ترین شرح سود۔ مزید یہ کہ گاڑیوں کی مالکاری میں کسی قدر بحالی اور حکومت کی اپنا روزگار اسکیم سے گاڑیوں کے شعبے کو فائدہ ہونے کا امکان ہے۔

تاہم زراعت کے شعبے کو مشکلات کا سامنا ہے۔ خریف کی فصلوں کو ہونے والے نقصان کی رنج کی فصلوں سے تلافی کی امید نہیں۔ مزید برآں، زرعی پیداوار کی مسلسل کم قیمتوں اور خراب موسم کے نقصانات کی بنا پر زرعی آمدنی متاثر ہوئی ہے۔ ان مشکلات کے پیش نظر حکومت کے کسان پکیج سے چھوٹے کاشت کاروں کی مالی دشواریوں میں کسی حد تک کمی آنے کا امکان ہے۔ علاوہ ازیں زرعی مشینری کی درآمد پر ٹیکس کی شرح میں کمی اور حلال فوڈ پروسیسنگ صنعت کے لیے ٹیکس ہائیڈے سے آنے والے برسوں میں گلہ بانی کا شعبہ مستفید ہوگا۔ تاہم ماس 16ء میں ان اقدامات کا زرعی نمو پر فوری اثر محدود معلوم ہوتا ہے۔

آخراً، خدمات کے شعبے میں صورت حال ملی جلی ہے۔ تھوک اور خردہ تجارت میں غیر واضح صورت حال کی تلافی نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات اور مالیات و بیمہ کی بھرپور نمو سے ہو جانی چاہیے۔ اگرچہ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی بہتر کارکردگی تھوک اور خردہ تجارت کے لیے مثبت ہے تاہم خریف کی فصلوں کے نقصانات اس ذیلی مد میں قدر اضافی کو کم کر دیں گے۔

²³ حکومت نے متعدد پرنٹیشن اور غیر موثر اشیا پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی ہے۔ اشیا کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی بھی ایک فیصدی درجے بڑھادی گئی ہے۔